اجتہادی خطا کسے کہتے ہیں؟

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3179

تاریخ اجراء: 08ربیع الثانی 1446ھ/12اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اجتہادی خطا کسے کہتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی حکم کو پہچاننے کے لیے اپنی پوری طاقت صرف کرنا، اجتہاد کہلاتا ہے۔ اور اپنی پوری طاقت صرف کرنے کے باوجود اصل شرعی حکم تک پہنچنے میں مجتہد سے خطا ہو جائے تو یہ خطا، خطائے اجتہادی کہلاتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مجتہد سے پوری طاقت صرف کرنے کے بعد خطا ہو جائے تو اس کوشش پر بھی اس کو ایک اجر ملتا ہے اور اگر وہ درست حکم تک پہنچ جائے تو اسے دو اجر ملتے ہیں، ایک کوشش کرنے کا اور دوسرا درست حکم تک پہنچنے کا۔

چنانچہ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ اجتہاد کی لغوی تعریف کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: "الاجتهاد وهو في اللغة تحمل الجهد اي المشقة" ترجمہ: اجتہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا یعنی مشقت اٹھانا ہے۔ (شرح التلویح علی التوضیح، ج2، ص234، مکتبۃ صبیح بمصر)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح البخاری میں اجتہاد کی اصطلاحی تعریف تحریر فرماتے ہیں کہ "اصطلاحا بذل الوسع للتوصل الی معرفة الحكم الشرعي" ترجمہ: اصطلاح میں اجتہاد حکم شرعی کی معرفت کے حصول کے لیے طاقت کو استعمال کرنے کا نام ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج13، ص299، دار المعرفۃ، بیروت)

مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت وغیرہ کتب کا مطالعہ کر لیا جائے۔

مجتہد درستی کو پہنچے یا نہ پہنچے، بہر صورت وہ ماجور ہی ہوتا ہے یعنی اسے اجر دیا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "عن عمرو بن العاص انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم

اصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد ثم اخطا فلہ اجر“ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب حاکم اجتہاد کرکے حکم (فیصلہ) کرے اور درستی کو پہنچے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد کرکے حکم (فیصلہ) کرے اور خطا کرجائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ (صحیح البخاری، ج09، ص108، حدیث نمبر7352، دار طوق النجاۃ)

نور الانوار میں ہے ”أنہ اتي بما كلف بہ في ترتيب المقدمات وبذل جھدہ فيھا فكان مصيبا فيہ وان أخطأ في آخر الأمر وعاقبة الحال فكان معذورا بل ماجورا لأن المخطی لہ أجر والمصيب لہ اجران“ ترجمہ: خطا کرنے والے مجتہد نے بھی، جس کا وہ مکلف تھا ترتیب مقدمات میں اس نے کیا اور اپنی ساری کوشش صرف کی اور اس میں حق بجانب رہا، اب اگر آخری مرحلے و نتیجہ ظاہر کرنے میں اس سے خطا ہوئی تو وہ معذور بلکہ ماجور ہوگا کیونکہ مجتہد مخطی کو ایک ثواب اور مصیب (درستی کو پہنچنے والے) کو دو ثواب ملتے ہیں۔ (نور الانوار، مبحث الاجتہاد، ص251، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net